رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
"الفضل"
قادیان

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے ۸ آنے
سہ ماہی ۲ روپے ۱۲ آنے

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ روپے

نمبر ۸۰	مطابق ۷ اپریل ۱۹۳۷ء	یوم چہارشنبہ	مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں درد تو کم ہے۔ لیکن ورم کچھ زیادہ ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ سلسلہ کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے پھر کسی قدر ناساز ہے۔ احباب دعاء صحت کریں ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک سچا اور آزمودہ فلسفہ

"اے پیارو یہ نہایت سچا اور آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے نہ کسی کفارہ کا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر نوحؑ کی قوم کو وہ معرفت تامہ حاصل ہوتی۔ جو کامل خوف پیدا کرتی ہے۔ تو وہ کبھی غرق نہ ہوتی۔ اور اگر لوطؑ کی قوم کو وہ پہچان بخشی جاتی تو ان پر پتھر نہ برستے۔ اور اگر اس ملک کو ذات الٰہی کی وہ شناخت عطا کی جاتی۔ جو بدن پر خوف سے لرزہ ڈالتی ہے تو اس پر طاعون سے وہ تباہی نہ آتی۔ جو آگئی۔ مگر ناقص معرفت کوئی فائدہ پہنچا نہیں سکتی۔ اور نہ اس کا نتیجہ جو خوف اور محبت ہے کامل ہو سکتا ہے۔ ایمان جو کامل نہیں وہ بے سود ہے اور محبت جو کامل نہیں۔ وہ بے سود ہے۔ اور خوف جو کامل نہیں وہ بے سود ہے۔ اور معرفت جو کامل نہیں۔ وہ بے سود ہے۔ اور ہر ایک غذا اور شربت جو کامل نہیں۔ وہ بے سود ہے۔ کیا تم بھوک کی حالت میں صرف ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہیں۔ پس اے سست ہمتو اور طلب حق میں کاہلو۔ تم تھوڑی معرفت سے اور تھوڑی محبت سے اور تھوڑے خوف سے کیونکر خدا کے بڑے فضل کے امیدوار ہو سکتے ہو۔ گناہ سے پاک کرنا خدا کا کام ہے۔ اور اپنی محبت سے دل کو پُر کر دینا اسی قادر و توانا کا فعل ہے۔ اور اپنی عظمت کا خوف کسی دل میں قائم کرنا اسی جناب کے ارادہ سے وابستہ ہے۔ اور قانون قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے۔ کہ یہ سب کچھ معرفت کاملہ کے بعد ملتا ہے۔ خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑ معرفت کاملہ ہے۔ پس جس کو معرفت کاملہ دی گئی۔ اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی۔ اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی۔ اس کو ہر ایک گناہ سے جو بے باکی سے پیدا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولائی ساہی ضلع پوری میں انجمن اسلامیہ کے جلسہ پر احمدی مبلغ کی تقریر

اسلامیہ انجمن خوردہ کا ایک جلسہ بمقام ولائی ساہی ضلع پوری (اڑیسہ) ۲۷-۲۸ مارچ کو منعقد ہوا۔ وائس پریذیڈنٹ صاحب انجمن اسلامیہ نے ایک اشتہار میں لکھا کہ مولوی احمد النبی صاحب احمدیت کے خلاف تقریر کریں گے اور مرزا صاحب کی کتابوں کا حوالہ دے کر ثابت کریں گے۔ کہ احمدیت باطل ہے۔ اس محلہ میں کل پانچ چھ احمدی رہتے ہیں۔ ہم نے بعض دوستوں کے مشورہ سے مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا کو اس جلسہ میں شریک ہو کر تقریر کرنے کے لئے لکھا۔ جناب مولوی عبدالستار صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ہمارا خط پاتے ہی کمال مہربانی سے مولانا صاحب موصوف کو روانہ کر دیا۔

جلسہ شروع ہونے سے قبل مولوی احمد النبی نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ یہ خالص اسلامی جلسہ ہے۔ اس میں احمدیوں کو اعتراضات کے جوابات دینے کے لئے وقت نہیں دیا جائے گا۔ لیکن بعض انصاف پسند دوستوں کے زور دینے سے ہمیں دوسرے روز دو گھنٹہ وقت دیا گیا۔ پہلے روز کے جلسہ میں مولوی احمد النبی صاحب نے گندے اور بوسیدہ اعتراضات کئے اور مصداق فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا حوالہ دے کر غلط استدلال کر کے سامعین کو دھوکہ دیتا رہا۔ دوسرے روز جناب مولانا ظہور حسین صاحب مبلغ نے مخالف مولوی کے ایک ایک اعتراض کو لے کر قرآن مجید۔ حدیث شریف اور اقوال ائمہ سے اس قدر تشریح کے ساتھ جواب دیا۔ کہ سامعین ہمہ تن گوش بنکر حیرت کے ساتھ سنتے رہے۔ کافی وقت نہ ملنے کے سبب مولانا موصوف چند اعتراضات کے جواب دے نہ سکے۔ بہرحال سنجیدہ طبقہ ہمارے مولانا صاحب کی تقریر سے اس قدر متاثر ہوا۔ کہ مولانا موصوف کی انہوں نے بڑی تعریف کی۔ اور مبارکباد دی۔ ہم ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وعدوں پر قائم رہ کر ہمارے مبلغ صاحب کو جواب کے لئے دو گھنٹہ وقت دیا۔ (نامہ نگار)

تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گزشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آ چکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے۔ خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کر کے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر کے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار: میرزا محمود احمد

بقیہ صفحہ ۳

محمد ظاہر شاہ تاجدار کابل کے عید کے دن قتل کئے جانے کی افواہ مشہور ہو گئی ہے۔ اس پر ایک مسلمان اخبار نے نہ صرف "ملاپ" کی افسوسناک حرکت کا گلہ کیا۔ بلکہ ہندو اخبارات پر یہ حملہ کیا۔ کہ وہ افغانستان کے خلاف دیدہ دانستہ جھوٹی افواہیں مشہور کرتے رہتے ہیں۔ اس پر "پارس" نے اس ہندو اخبار کی تو مذمت کی۔ جس نے جھوٹی افواہ شائع کی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا۔ کہ "افغانستان ہمارا ہمسایہ ملک ہے اور ہمارے ملک کے بہت سے مفادات افغانستان کے امن وسلامتی سے وابستہ ہیں۔ اس لئے اس کے متعلق انصاف پسند ہندو اخبارات کی پالیسی کبھی معاندانہ نہیں ہو سکتی" اور ثبوت میں اپنے طریق عمل کا حوالہ دیا ہے ان مثالوں سے "پارس" کی جو پالیسی ظاہر ہے۔ وہ ایسی پالیسی ہے۔ کہ جس سے یقیناً ہندو مسلم اتحاد کی طرح پڑ سکتی ہے۔ اور ہمارے نزدیک ایسے ہی اخبار ملک کے سچے خادم کہلانے کے مستحق ہیں۔ "پارس" ایک کانگرسی ہندو اخبار ہے۔ اور ہمیں اس سے کئی باتوں میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ اس کے ایڈیٹر صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ سچے تعاون کے لئے جس روح کی ضرورت ہے۔ وہ ان میں موجود ہے۔ اور جب یہ روح ہو۔ تو تعاون آسان ہو جاتا ہے۔ کاش یہ روح ہندوستان کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ محرم ۱۳۵۶ھ

ہندو مسلم اتحاد کیلئے کس رُوح کی ضرورت ہے

معزز معاصر ”پارس“ کا قابلِ تعریف رویّہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو مسلم اتحاد ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی اہمیت کا ہر ہندوستانی کو احساس ہے۔ کیونکہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ہندوستان کی ترقی۔ خوشحالی اور آزادی کا انحصار اسی پر ہے۔ اس کے لئے کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اور مختلف اقسام کے ذرائع بھی اختیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن تاحال کامیابی کوسوں دُور ہے۔ اگرچہ اس ناکامی کے اور بھی کئی ایک اسباب ہیں۔ لیکن سب سے بڑا موجب وہ اخبارات ہیں۔ جو فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنا اور کسی نہ کسی رنگ میں شورش پیدا کرتے رہنا اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ وُہ دعوے تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ان کی نگاہ بہت وسیع اور ان کا دل نہایت کشادہ ہے۔ لیکن ان کی تنگدلی اور کوتہ نظری کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ اپنی پارٹی یا اپنے ہم مذہب لوگوں کا معیوب سے معیوب فعل بھی ان کی نگاہ میں درست اور جائز ہوتا ہے۔ لیکن دوسروں کے ہر فعل کو ناروا اور ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں۔ وُہ ہر واقعہ کو اس نظر سے دیکھتے ہیں۔ کہ اس کا اثر کس پر پڑتا ہے۔ اور پھر اس بات کو قطعاً نظر انداز کرتے ہُوئے کہ حقیقت کیا ہے۔ اپنے ہم خیال اور ہم مذہب فریق کی تائید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح چونکہ فتنہ پرداز اور مفسد لوگوں کو مفت کے حمایتی مل جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے حوصلے اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ہندو مُسلمانوں کے تعلقات درست ہونے میں نہیں آتے اس کے مقابلہ میں اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ کہ قصوروار خواہ کوئی ہو۔ اس کی مذمت کی جائے۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھائی جائے۔ یا جس فریق پر زیادتی کی گئی ہو۔ وُہ خواہ ہندو ہو۔ یا مسلمان یا سکھ اس کی تائید وحمایت کی جائے۔ تو حالات تھوڑے ہی عرصہ میں تبدیل ہو سکتے۔ اور ہندو مسلم شیر وشکر بن سکتے ہیں۔

اخبارات جس طرح ملک کے حالات کو بگاڑنے میں بہت کچھ دخل رکھتے ہیں۔ اسی طرح حالات کی اصلاح میں بھی بڑا حصہ لے سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم معاصر ”پارس“ لاہور کا ذکر خصوصیت سے کرنا چاہتے ہیں۔ جو کہ ہندو مسلم تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے صحیح معنوں میں کوشاں ہے۔ اور اس کے ثبوت میں ہم اس کے ۱۶ مارچ کے ویکلی ایڈیشن سے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سر گوکل چند وزیر بلدیات پنجاب کا عہد حکومت مسلمانوں کے لئے جس قدر صبر آزما رہا ہے۔ اس کی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پچھلے دنوں ایک ہندو اخبار نے مسلمانوں پر ان کی نظر کرم کا ایک ثبوت جو یہ پیش کیا۔ کہ انہوں نے لاہور میونسپلٹی میں مسلمانوں کی دو نشستیں بڑھا دی تھیں تو اس پر ڈاکٹر نارنگ کے حامی ایک دوسرے ہندو اخبار کی رگ ہمدردی پھڑک گئی۔ اور اس نے فوراً اعلان کر دیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب پر یہ سراسر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کی دو نشستیں بڑھائیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے دو کم کیں پھر ان پر اعتراض کیسا۔ ہندوؤں کو تو ان کی تعریف وتوصیف کرنی چاہیئے۔ نہ کہ شکوہ چنانچہ لکھا:-

”آبادی کے لحاظ سے لاہور میں مسلمان چار زائد نشستیں لے سکتے تھے۔ جب ان نشستوں کے اضافہ کا سوال پیش ہُوا۔ تو ڈاکٹر نارنگ نے اس کی سخت مخالفت کی۔ گورنر پنجاب۔ اور ڈاکٹر نارنگ کے نوٹ صاف ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہر مرحلہ پر اس تجویز کی مخالفت ڈاکٹر نارنگ کی طرف سے کی گئی۔ اس مخالفت کو دیکھ کر چار کی بجائے دو نشستیں رہ گئیں۔ اگر ڈاکٹر نارنگ کی جگہ کوئی کمزور ہندو ہوتا۔ تو چار نشستیں ہی مُسلمانوں کو مل جاتیں“

جس اخبار کے نزدیک مسلمانوں کا حق مارنے والا اور ان کے ساتھ بے انصافی کرنے والا تعریف وتوصیف کا مستحق ہو۔ اس سے کیونکر توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وُہ ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی کوئی قیمت سمجھتا ہے۔ لیکن اس بارے میں معاصر ”پارس“ نے جو رویہ اختیار کیا۔ وُہ قابلِ تعریف ہے۔ چنانچہ لکھا:-

”ہم بڑے زور کے ساتھ اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر ایک ہندو وزیر جسے اپنے فرائض منصبی کی ادائگی میں سب اقوام سے یکساں سلوک کرنا چاہیئے۔ اور ہر قوم کے جائز حقوق کی حفاظت کرنی چاہیئے صرف ہندوؤں کے لئے کام کرتا ہے۔ اور غیر ہندوؤں کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وُہ قابلِ اعتماد عہدہ دار تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ اس کی جانبدارانہ حکمت عملی کسی تعریف وتوصیف کی مستحق ہو سکتی ہے۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر بقول ”ملاپ“ سر نارنگ نے ہندوؤں کے لئے کام کرنے کے سلسلہ میں میونسپل کمیٹی لاہور کی چار مسلم نشستوں پر ہاتھ صاف کرنا چاہا۔ اور جدوجہد کے بعد چاروں نہیں تو کم از کم دو سے مسلمانوں کو محروم کر دیا تو کوئی تعجب نہیں۔ کہ انہوں نے ایسے ہندوؤں کے لئے کام بہت سے کئے ہوں۔ اور مختلف اوقات میں کئی غیر ہندوؤں کی حق تلفی کی ہو“

فرقہ وارانہ جذبات سے الگ ہو کر حق تلفی اور جانب داری کے خلاف آواز اٹھانے اور سب اقوام سے یکساں۔ اور منصفانہ سلوک کا مطالبہ کرنے کی یہ ایک نہایت خوشگوار مثال ہے۔ جو بین الاقوامی تعلقات کو استوار کرنے کا نہایت مفید ذریعہ بن سکتی ہے۔

دوسری مثال معاصر ”پارس“ نے یہ پیش کی ہے کہ جہاں تاجدار مملکت آصفیہ کے اس حکم کی تعریف کی۔ جو انہوں نے اپنی سلور جوبلی کے سلسلہ میں فضول خرچی سے روکنے کے متعلق رعایا کو دیا تھا۔ وہاں مہاراجہ نیپال کی اس اجازت کی مذمت کی ہے۔ جو انہوں نے اپنی سلور جوبلی کے متعلق پبلک کو سات روز تک کھلم کھلا جُوا کھیلنے کے لئے دی۔ گویا اس نے اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ یہ والیانِ ریاست اپنے آپ کو کس مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ صرف ان کے فعل کو دیکھا۔ اور اس کے مطابق پوری جُرأت اور دلیری سے اپنی رائے ظاہر کی۔

تیسری مثال والئے کابل کے متعلق ایک غلط افواہ کے سلسلہ میں ”پارس“ نے پیش کی ہے۔ پچھلے دنوں ایک ہندو اخبار نے یہ خبر شائع کی۔ کہ بنوں میں ہز میجسٹی

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ کالم ۲)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بشارات الٰہیہ

از مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کی بشارات کی بنا پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اور جس کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے وہ ہر اس شخص کے لئے قابل صد احترام ہے۔ جو احمدی کہلاتا ہے۔ مگر افسوس کہ ایک فریق بغض و عداوت میں اس درجہ کو پہونچ گیا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی ان بشارات کی تکذیب کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھ رہا ہے۔ ناظرین الفضل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حسب ذیل تحریرات پڑھ کر اندازہ لگائیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف کھڑے ہونے والے غیر مبایعین کا قدم کس طرف اٹھ رہا ہے۔ اور وہ احمدیت سے کتنے دور ہوتے جا رہے ہیں:۔

مصلح موعود کے بارہ میں پہلا تحریری اعلان

۱۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ (جل شانہ وعز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں۔ کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد اور اس نشان کی عظمت کا ظہور

۲۔ "ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

۳۔ "اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جلشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلےٰ واولیٰ واکمل وافضل واتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کرکے ایک روح کو واپس منگوایا جائے۔ ..... بفرض محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی۔ تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احدٌ من الناس ہے۔ دنیا کو کیا فائدہ پہونچا سکتی تھی۔ مگر اس جگہ بفضلہ تعالےٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتےٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی بھی روح دعا سے واپس آتی ہے۔ اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کو بڑا رنج پہونچتا ہے۔ کہ ایسا کیوں ہوا" (ایضاً)

ایک اور لڑکے کی بشارت

۴۔ "واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے۔ کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔ نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔ ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی۔ تو آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلشانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔

35

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(عربی الہام کے یہ ۲ دو فقرے ہیں نَازِلٌ مِنَ السَّمَاء ۔ وَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔ جو نزول یا قرب النزول پر دلالت کرتے ہیں) اس سے ظاہر ہے ۔ کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے ۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں ۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا ۔ کہ جو اب پیدا ہوگا ۔ یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا ۔ اور پھر اس کے بعد یہ بھی الہام ہوا ۔ کہ انہوں نے کہا ۔ کہ آنے والا یہی ہے ۔ یا ہم دوسرے کی راہ تکیں ۔"

(اشتہار ۸ - اپریل ۱۸۸۶ء)

آخر الذکر پیشگوئی کے موعود کی پیدائش

۵ - "وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ - اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی ۔ اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا ۔ کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا ۔ تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ۔ ضرور پیدا ہو جائے گا ۔ آج ۱۶ - ذیقعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔" (اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء)

محمود احمد اولوالعزم

۶ - "خدا تعالیٰ نے ..... ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا ۔ اور اپنے کارناموں میں اولوالعزم نکلے گا ۔"

(تتمہ اشتہار مورخہ ۱۰ - جولائی ۱۸۸۸ء)

مقررہ میعاد والا موعود محمود ہی ہے

۷ - "الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا ..... سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا ۔ اور فوت بھی ہو گیا ۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا ۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے ۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے ۔ پیدا نہیں ہوا ۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا ۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں ۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے ۔ اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے ۔ اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے ۔" (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء جس کا نام حقانی تقریر یا سبز اشتہار ہے ۔ حاشیہ)

ضرور ہے کہ مصلح موعود اولوالعزم بشیر اول کے بعد بلافصل پیدا ہو

۸ - "بشیر احمد کی موت ناگہانی طور پر نہیں ہوئی ۔ بلکہ اللہ جلشانہ نے اس کی وفات سے پہلے اس عاجز کو اپنے الہامات کے ذریعہ سے پوری پوری بصیرت بخشدی تھی ۔ کہ یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے ۔ اور اب فوت ہو جائے گا ۔ بلکہ جو الہامات اس پسر متوفی کی پیدائش کے دن ہوئے تھے ان سے بھی اجمالی طور پر اس کی وفات کی نسبت بو آتی تھی ..... جیسا کہ یہ الہام اِنَّا اَرْسَلْنٰهُ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ كُلُّ شَيْءٍ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ..... پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی ۔ اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے ..... اس ظلمت کے آنے کا پہلے سے جناب الٰہی میں ارادہ ہو چکا تھا ۔ جو بذریعہ الہام بتایا گیا ۔ اور صاف کہا گیا ۔ کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے ۔ ان کا آنا ضرور ہے ۔ سو اے وے لوگو ! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا ۔ حیرانی میں مت پڑو ۔ بلکہ خوش ہو ۔ اور خوشی سے اچھلو ۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی ۔" (ایضاً صفحہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷)

ضرور ہے کہ اولوالعزم محمود ائمہ و اولیاء و خلفاء میں سے ہو ، اور فضل عمر بھی ہو

۹ - "خدا تعالیٰ کے ازال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان ۲ دو طریقے ہیں (۱) اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم واندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے ....

(۲) دوسرا طریق ازال رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے ۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں ۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں ۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا ۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں ۔ پس اول اس نے قسم اول کے ازال رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا ..... اور اس پاک آنے والے اور پاک جانے والے کی موت ان سب مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگی ۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے ۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجیگا ۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ - جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے ۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا ۔ یخلق اللہ ما یشاء ۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا ۔ کہ ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی ۔ اور اس عبارت تک کہ " مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے ۔" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا ۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے ۔" (ایضاً صفحہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ ۔ حاشیہ)

فضل یعنی مصلح موعود کا مہمان لڑکے کے بعد جلد بلافصل آنا ضروری ہے

۱۰ - "مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے ۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے ۔ کہ " اس کے ساتھ فضل ہے ۔ کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا ۔" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود ۔ اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور ضرور تھا ۔ کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا ۔ جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے ۔ پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا ۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے ۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا ۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا ۔"

(ایضاً صفحہ ۲۱ ۔ حاشیہ)

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے وہ الفاظ جو بشیر اول کے بارہ میں ہیں

۱۱ - "۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ..... یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے ۔ اس کا نام عمنوائیل اور بشیر بھی ہے ۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے ۔ اور وہ رجس سے پاک ہے ۔ اور وہ نور اللہ ہے ۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے ۔ یہ تمام عبارت اسی پسر متوفی کے حق میں ہے .... اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے ۔ اور اخیر تک اسی کی تعریف ہے ۔" (مکتوب مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ)

مصلح موعود یوسف

۱۲ - "خدائے عزوجل نے مجھ پر کھول دیا ہے ۔ کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے ۔ کمالات استعدادیہ میں اعلیٰ درجہ کا تھا .... اس کی موت کی تقریب پر بعض مسلمانوں کی نسبت یہ الہام ہوا ۔

الخطبہ

دوشیزہ بعمر ۱۵ سالہ انگریزی مڈل پاس مقبول صورت ۔ پاکیزہ سیرت ۔ امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں ۔

(نوٹ) لڑکا ککے زئی خاندان سے ہو ۔

(سید) بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑا ۔ کٹڑہ کرم سنگھ ۔ امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ وَقَالُوْا تَاللّٰہِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ۔ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْھَالِکِیْنَ۔ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ فَتَوَلَّ عَنْھُمْ حَتّٰی حِیْنٍ۔ اِنَّ الصَّابِرِیْنَ یُوَفّٰی لَھُمْ اَجْرُھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

اب خدا تعالےٰ نے ان آیات میں صاف بتلا دیا۔ کہ بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا اور جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے نومید ہوگئے۔ اور انہوں نے کہا تو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب مرگ ہو جائے گا۔ یا مر جائے گا۔ سو خدا تعالےٰ نے مجھے فرمادیا۔ کہ ایسوں سے اپنا مونہہ پھیرے۔ جب تک وہ وقت آجائے"۔ (ایضاً)

مصلح موعود حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر ہوگا

۱۳۔" ایک اولوالعزم پیدا ہوگا یخلق ما یشاء وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔ (ایضاً)

۱۴۔" ایک الہام میں اُس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا۔ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یخلق ما یشاء" (ایضاً)

حصہ داران کمیٹی دارالشکر کا جنرل اجلاس

حصہ داران کمیٹی دارالشکر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ممبران کی کمی کی وجہ سے کوئی کارروائی نہ ہوسکی تھی۔ اور حاضر ممبران نے مشورہ دیا تھا کہ بعض امور جو اجلاس میں پیش ہونے والے ہیں بہت اہم ہیں۔ اس لئے ۱۱ اپریل ۳۷ء پر اجلاس کی کارروائی ملتوی کردی جائے۔ اب بذریعہ اعلان ہذا جملہ ممبران کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ ۲ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۷ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں کمیٹی کا جنرل اجلاس ہوگا۔ حصہ داران کمیٹی وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ قادیان کے حصہ داران کی حاضری از بس ضروری ہے ؛ سکرٹری دارالشکر کمیٹی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس قسم کی نبوت جاری ہے

قرآن شریف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کی بعثت اللہ تعالےٰ کی قدیم سنت ہے۔ اور جب تک صفحہ ہستی پر انسان موجود ہیں۔ جب تک شیطان کا وجود پایا جاتا ہے۔ انسان کو شیطان سے بچانے ظلمت سے نکالنے اور راہ راست بتانے کے لئے اللہ تعالےٰ انبیاء کو وقتاً بعد وقتٍ ارسال کرتا رہے گا۔ یہ رحمانی اور شیطانی جنگ ابتدائے آفرینش سے شروع ہوئی۔ اور منتہائے زمانہ تک جاری رہے گی ؛

نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں

پیشتر اس کے کہ میں قرآن شریف کی رو سے یہ ثابت کروں۔ کہ اللہ تبارک وتعالےٰ حسب ضرورت امت محمدیہ میں اپنے برگزیدہ بندوں کو مبعوث کرتا رہیگا میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ نبوت کی حقیقت واضح کروں۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ نبی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ نئی شریعت لائے۔ یا پہلی شریعت کے بعض احکام منسوخ کرے۔ یا ان میں اضافہ کرے۔ مگر یہ درست نہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مختلف اوقات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ مگر کیا وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار شریعتیں بھی نازل ہوئیں۔ پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام جو تشریعی نبی تھے۔ ان پر تورات نازل ہوئی۔ مگر حضرت ہارون علیہ السلام پر کونسی شریعت نازل ہوئی تھی۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ موجود تھے۔ اور آپ کی شریعت پر کاربند تھے۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں صاف فرماتا ہے۔ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شھداء۔ یعنے ہم نے تورات اتاری ہے جس میں ہدایت اور نور کی باتیں تھیں۔ کئی نبی اس کے ذریعہ یہودیوں کے درمیان فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اور ربانی اور احبار بھی بوجہ اس کے کہ انہیں کتاب اللہ یاد کرائی گئی تھی اور وہ اس پر نگران تھے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بہت سے نبی ایسے گزرے ہیں۔ جو کوئی نئی شریعت نہ لائے تھے۔ بلکہ تورات کے رو سے ہی فیصلہ کیا کرتے تھے۔ ان کا کام تورات کو منسوخ کرنا نہ تھا۔ نہ اس میں اضافہ کرنا۔ بلکہ اس کی نگرانی اور حفاظت تھا۔ اب اگر نبی کے لئے ضروری ہوتا۔ کہ وہ نئی شریعت لائے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں ایسے وجودوں کو جو کوئی نئی شریعت نہ لائے۔ بلکہ پہلی شریعت کے استحکام اور حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے انہیں مبعوث فرمایا۔ نبی کے نام سے موسوم نہ کرتا بلکہ ان کا کوئی اور نام رکھتا۔ پس یہ ثابت ہوا۔ کہ نبی کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا ضروری نہیں۔ بلکہ پہلی شریعت کے استحکام اور حفاظت کے لئے بھی نبی مبعوث ہوسکتے ہیں ؛

قرآن میں نبی کی تعریف

نبی کی تعریف اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔ یعنے اللہ تعالےٰ ان لوگوں پر کثرت سے غیب کا اظہار کرتا ہے۔ جو رسول ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک بھی نبی کی یہی تعریف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "نبی اسکو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۱۸۰)

تمام برکات کا انحصار رسولِ کریمؐ کی غلامی پر ہے

ماسوا اس کے یہ بھی یاد رہے۔ کہ اب تمام فیوض و برکات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کے چشمۂ صافیہ سے ہی مل سکتے ہیں بے شک آپ خاتم النبیین ہیں۔ مگر ان معنوں میں نہیں کہ آپ کے بعد نبوت کا فیضان ہمیشہ کے لئے بند کردیا گیا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ یہ فیضان صرف آپ کی غلامی اور اطاعت میں محصور کردیا گیا۔ اب اس مبارک نام کے پانے کا مستحق کوئی شخص نہیں ہوسکتا۔ جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ رکھے۔ نادان کہتا ہے کہ اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ مگر نہیں جانتا کہ اس سے آپ کے عالی مرتبت ہونے اور آپ کے اعلےٰ وارفع مقام کا پتہ چلتا ہے۔ ہتک تو اس بات میں ہے کہ آپ کو اس قوتِ قدسیہ کا حامل قرار نہ دیا جائے جو روحانیت کے [illegible] مقام پر پہونچا سکتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم۔ یعنے حضور نے ہر ایک برکت اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پائی پس مبارک ہے وہ جس نے سکھایا اور مبارک ہے وہ جس نے سیکھا۔ اس الہام سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ ہر ایک قسم کی برکت کے حصول کا واحد ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور غلامی ہے۔ یہ الہام گویا قرآن شریف کی ایک آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کی تفسیر ہے یعنی اب نبوت صدیقیت۔ شہادت اور صالحیت کے انعامات و برکات اللہ تعالےٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی مل سکتے ہیں پس جب کبھی ہم یہ کہتے ہیں، کہ حضرت رسول کریمؐ کے بعد نبی آسکتا ہے تو اس سے مراد صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ صرف وہ نبی آسکتا ہے۔ جو نبوت کا فیضان حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے حاصل کرے

اور جو شریعت محمدیہ کے استحکام اور حفاظت کے لئے آئے۔ ہم کسی ایسے نبی کے آنے کے قائل نہیں۔ جو شریعت میں کمی بیشی کرے یا نئی شریعت لائے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منحرف ہو۔

مسلمانوں کی حالت میں تبدیلی

اس تمہید کے بعد میں قرآن شریف کی ایک آیت پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ ما کان اللہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم (آل عمران رکوع ۱۸)

یعنی اے مومنو تمہیں اللہ تعالےٰ اس حالت میں جس پر کہ تم اب ہو۔ نہیں چھوڑیگا یہاں تک کہ خبیث اور طیب کو جدا جدا کردے۔ اور اللہ تعالےٰ تمہیں اپنے غیب پر مطلع نہیں کرے گا۔ لیکن جس کو چاہیگا رسول منتخب کرے گا۔ پس ایمان لے آنا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤگے۔ اور تقوےٰ اختیار کروگے۔ تو تمہارے لئے اجر عظیم ہوگا۔

اس آیت کا میرے نزدیک ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس حالت پر جو ابتدا میں انہیں حاصل تھی۔ نہیں رہنے دیگا۔ یعنی وہ تقوےٰ اور طہارت وہ نظام اور اتفاق۔ وہ غیرت دینی اور جوش۔ وہ محبت اور اطاعت وہ ہمدردیٔ خلائق کا جذبہ اور شفقت وہ جوانمردی اور شجاعت جو صحابہ کرام میں تھی۔ پھر اشاعت دین اور ترقیٔ اسلام کے متعلق وہ جنون اور وارفتگی جو ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ یہ سب چیزیں ایک وقت میں مسلمانوں سے مفقود ہو جائیں گی۔ اور جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا۔ جبکہ مسلمان یہودیوں کے ساتھ کامل مشابہت اختیار کرلینگے اسلام کا صرف چھلکا ان کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور حقیقی مغز سے وہ محروم ہو چکے بلکہ علماء ہونگے۔ مگر وہ بدترین خلائق ہوں گے۔

پس ایک طرف قرآن شریف اور دوسری طرف حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم یہ بتا رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کی حالت بدل جائے گی۔ وہ تنزل کرتے کرتے ظلمت کے گڑھے میں جا گرینگے پھر کیا ہوگا۔

خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ میں اپنے رسولوں کو تم میں مبعوث کروں گا۔ اور اس طرح تم کو پھر موقع دیا جائے گا کہ تم پہلی حالت حاصل کرسکو۔ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب میں بتایا کہ خبیث اور طیب جدا جدا کردئے جائیں گے۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب میں یہ بتایا۔ کہ اس بات کا کہ کون طیب ہے۔ اور کون خبیث ہے تم خودبخود فیصلہ نہیں کرسکو گے۔ بلکہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سنت ہے وہ اپنے انبیاء مبعوث کرے گا۔ وہ اس کا فیصلہ کرینگے۔ فامنوا باللہ ورسلہ اے مسلمانو جب میری طرف سے رسول آئے۔ تو اس پر ایمان لانا پس اس آیت میں نہایت وضاحت سے اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد رسولوں کے مبعوث کرنے کا ذکر کردیا ہے۔

موجودہ زمانہ میں رسول

مبارک ہیں۔ وہ جو اپنے زمانہ کے نبی اور رسول حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کریں۔ اور حسب ارشاد خداوندی فامنوا باللہ ورسلہ ان پر ایمان لادیں اور سعادت دارین حاصل کریں ٭ خاکسار۔ عبدالحمید از راولپنڈی

مدرسہ احمدیہ کب کھلیگا

مدرسہ احمدیہ کا نتیجہ امتحان سالانہ ۲ر اپریل کو شائع کردیا گیا ہے۔ اور سکول ۳ر اپریل تا ۱۲ر اپریل ۱۹۳۷ء بوجہ تعطیلات امتحان سالانہ بند رہیگا۔ آئندہ سال کی پڑھائی ۱۳ر اپریل کو شروع ہوجائیگی۔ احباب بچوں کو اس تاریخ تک قادیان بھیجدیں۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

کانگرس مسلمانوں کا تعاون کسطرح حاصل کرسکتی

سید محمد حسین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ کا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر کانگرس نے اپنے خطبہ صدارت میں اس امر کی طرف توجہ مبذول کرائی تھی کہ مسلمانوں کو کانگرس کے دامن پناہ میں لانے کے لئے امکانی مساعی بروئے کار لانی چاہئیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر سید محمد حسین ممبر کونسل آف سٹیٹ نے ایک طویل بیان میں پنڈت جواہر لال نہرو کو مخاطب کرتے ہوئے اس امر کی نصیحت کی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرنے کی کوشش نہ کریں۔ نیز ان میں سے بعض افراد کو علیحدگی کی ترغیب نہ دیں۔ مولانا محمد حسین نے اس امر کا دعوےٰ کیا ہے کہ مسلمانوں نے ہی ہندوستان کے ہر حصہ میں کانگرس کو منظم کیا۔ اور کانگرس کے ساتھ اپنے تعلقات استوار کرکے مسلمانوں کی ذمہ وار جماعت ٹھہرایا۔ آپ نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسلمانوں نے بنظر غائر اس بات کا مشاہدہ کرلیا ہے۔ کہ موجودہ کانگرس ایسے اصحاب گرامی کے زیر اثر ہے۔ جو باخلاص قلب مسلمانوں کے تعاون اور اشتراک عمل کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ وہ صرف یہی چاہتے ہیں۔ کہ ان کو ان کے جائز مقاصد وحقوق سے بھی محروم کردیا جائے۔ اگر اس بات میں حقیقت کا کوئی شائبہ موجود ہے۔ کہ ہندو اور کانگرس متانت وسنجیدگی سے اس تعاون کے آرزومند ہیں۔ کہ انہیں اس حقیقت کا اعتراف ہے۔ کہ ملک کی آزادی کے لئے مسلمانوں کا تعاون کانگرس میں ہم پلہ ہونا بے حد ضروری ہے تو یقیناً وہ اپنے حق میں نہایت اچھی فضا پیدا کرلیں گے۔ اور یہ تعاون کی خواہشیں اور کوششیں کبھی رائیگاں نہیں جاسکتیں۔ ضروری مسائل پر بحث وتمحیص کے بعد انہیں مسلمان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کی راہ پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اس صورت میں وہ ایسے ہی اشتراک عمل اور تعاون کی دعوت دینے کے اہل ہوسکیں گے۔

ہندو راج کے خطرات

ملک کی آزادی کی خاطر کسی حریت پسند تحریک میں شامل ہونے کے لئے مسلمان کوئی قیمت نہیں لینا چاہتے لیکن انہیں اس بات کا خدشہ ہے۔ کہ ہندو ہندوستان میں برطانوی حکومت کی زیر سرپرستی ہندو راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسٹر محمد علی جناح مسلمانوں کو منظم کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس بات کی کلی امید ہے۔ کہ آپ ان کوششوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور آپ کی اس تحریک پر کانگرس اس سکیم کے ماتحت میدان میں آئی ہے۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی پیدا کردی جائے۔

متحدہ عملی محاذ

میں مسلمانوں کو تنبیہ کرتا ہوں۔ کہ وہ کانگرس کے اس فریب میں نہ آئیں۔ بلکہ بذاتِ خود اپنی ایک زبردست منظم جماعت بنانے کی کوشش کریں۔ اور مسلم لیگ کی امداد کریں۔ جو مسلمانوں کے روشن ترین مستقبل کے متعلق کوئی عملی اقدام سوچ سکتی ہے۔ مسلمان کانگرس کے ساتھ تعاون کے خلاف نہیں ہیں۔ لیکن ہم آپ اپنی منظم جماعت بنائیں گے۔ جو ہمارے دینی حقوق کی نگہداشت اور حفاظت کرے گی۔ آخر میں مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ ان مواقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں جن سے مسلمانوں کو ٹھوس کام کی طرف راغب کیا جائے۔ انہیں مسلم لیگ پر کلی اعتماد رکھنا چاہیئے۔ اور لکھنؤ کے مظاہرات میں دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں تعلیمی ترقی و توسیع
۱۹۳۵-۳۶ء کی رپورٹ کا ملخص

سررشتہ تعلیم پنجاب کے نظم و نسق کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر قسم کے تعلیمی اداروں میں طلباء کی تعداد میں مسرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ یہ امر خصوصیت سے موجب دلچسپی ہے۔ کہ طالبات کی تعداد میں قریبًا ۱۴ ہزار کی ابزادی ہوئی ہے۔ زیر تعلیم مجموعی آبادی کی فی صدی ۰.۲ کے اضافہ سے ۵.۶۴ تک پہنچ گئی۔ یہاں تک ابتدائی تعلیم کا تعلق ہے۔ رپورٹ سے یہ معلوم کرنا موجب اطمینان ہے۔ کہ جماعتوں میں سال بسال لگاتار ترقی جاری رہی اور لڑکے بیش از پیش تعداد میں چوتھی جماعت تک پہنچ گئے۔ حکومت کا خیال ہے۔ کہ ابتدائی جماعتوں میں طلباء کی تعداد کو یکسانیت سے پھیلانے اور بچوں کی جماعت میں نقصان و تخفیف کے انسداد کے لئے مزید سرگرم مساعی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ایک ماسٹر والے مدارس کا تعلق ہے جن کی تعداد ۷۴ کے اضافہ سے ۱۵۸۵ تک پہنچ گئی۔ رپورٹ شاہد ہے۔ کہ ان شاذ و نادر صورتوں کو چھوڑ کر جہاں پس ماندہ رقبوں کے مفاد کی خاطر ان سکولوں کی ضرورت ہے۔ اس قسم کے اداروں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ ان میں انتظام اچھا نہیں ہوتا اور مفت میں وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ بالغ طلباء کے سکولوں کی تعداد میں ۵۵ کی مزید کمی واقع ہوگئی۔ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ گزشتہ چند سال سے صوبہ ہذا تعلیم کے اس نہایت اہم پہلو میں ناکام ہو رہا ہے۔ حکومت پنجاب (وزارت تعلیم) اس امر کی خواہشمند ہے۔ کہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ان اداروں کی ناکامی کے اسباب کے متعلق تحقیقات کریں۔ اور ان درس گاہوں کو یقینی اور مضبوط بنیادوں پر بتدریج استوار کرنے کے لئے موزون علاج اور مناسب ذرائع تجویز کریں۔

جبری تعلیم

جن حلقوں میں جبری تعلیم کا نفاذ ہوا۔ ان کی تعداد ۵۴ کے اضافہ سے ۳۰۴۷ تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن ہنوز جبری تعلیم کی راہ میں بے شمار مشکلات حائل ہیں۔ ان مشکلات پر عبور حاصل کرنے کے لئے تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ جبر کے نفاذ کے لئے جو نظام موجود ہے۔ اس میں اصلاح ہو سکے یہ امر اطمینان بخش ہے۔ کہ لڑکوں کو سکول میں حاضر کرانے والے افسروں کو ملازم رکھنے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ جبری تعلیم کے حلقوں میں زیر تعلیم طلبائ کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ رپورٹ سے یہ مسرت انگیز حقیقت منکشف ہوتی ہے۔ کہ دیہاتی درس گاہوں میں تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے محکمۂ متعلقہ کی مساعی بدستور بارآور ہو رہی ہیں۔ جسمانی تربیت۔ کھلی ہوا میں کھیل کود طلباء کی صفائی اور لباس پر بیش از بیش توجہ دی گئی۔

پھولدار پودوں اور بیلوں کی کاشت اور دیگر سودمند مشاغل بہت مقبول ثابت ہو رہے ہیں۔ اور دیہاتی اصلاح کے لائحۂ عمل اور طریق کار کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

ثانوی تعلیم

یہ معلوم کرنا مسرت بخش ہے۔ کہ ثانوی درجہ میں طلباء کی تعداد میں جو تخفیف گذشتہ چند سال سے ہو رہی تھی۔ وہ رک گئی ہے مثال کے طور پر ۳۳-۱۹۳۲ء میں ۲۹۳۶۳ کی کمی تھی اور سال زیر رپورٹ میں صرف ۸۵۵۳ کی کمی ہے۔ دیہاتی رقبوں میں اقتصادی تنگی کے باعث مڈل کے درجہ میں طلباء کی تعداد کا کم ہو جانا قدرتی امر ہے۔ لیکن ہائی سکولوں میں ایک ہائی سکول کے بند کئے جانے کے باوجود طلباء کی تعداد میں ۲۷۵۳ کا اضافہ ہوا۔ ثانوی سکولوں میں جسمانی ورزش اور تفریحی کھیلوں میں بتدریج ترقی ہوئی۔ افزائش صحت اور ورزش کی دیہاتی کلبوں اور ڈسٹرکٹ اولمپک سپورٹس ٹورنامنٹ میں بسرعت ترقی ہوئی سکولوں میں جسمانی صفائی پر زور دینے اور طبی معائنہ کے انتظام سے لڑکوں کی صحت و طاقت میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ ابتدائی طبی امداد کی جماعتیں دیہاتی آبادی کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ سکاؤٹنگ میں لگاتار ترقی و توسیع ہوتی رہی۔ اور اس تحریک کی قومی خدمات کا بین ثبوت کوئٹہ کے تباہی بخش زلزلہ میں ملا۔ جہاں پنجاب کے بوائے سکاؤٹوں نے قابل ستائش کام کیا۔ کفایت شعاری کی انجمنیں سکولوں میں زیادہ سے زیادہ مقبولیت حاصل کر رہی ہیں۔ اور جونیئر ریڈ کراس کی برانچیں بدستور عمدہ کام سرانجام دیتی رہیں۔ لوئر مڈل اور اپر مڈل سکولوں میں دیہاتی سائنس کو دیہاتی مدارس کے نصاب میں شامل کر دینے سے ایک اہم اصلاح کی طرف قدم اٹھایا گیا دیہات سدھار میں نہایت سرگرمی و دلچسپی کا اظہار ہوتا رہا۔

مدرسین کی تربیت

سکولوں میں سند یافتہ مدرسین کی ملازمت پر بدستور زور دیا گیا۔ اور یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ لڑکوں کے ہر قسم کے سکولوں میں مستند معلمین کی تعداد ۸۷ فی صدی ہے۔ یہ حقیقت افسوسناک ہے۔ کہ غیر سرکاری سکولوں میں ابھی تک غیر مستند مدرسین کثیر تعداد میں ملازم رکھے جاتے ہیں امدادی اور غیر امدادی ابتدائی مدرسوں میں مستند استادوں کا تناسب فیصدی علی الترتیب ۴۳ اور ۴۴ تھا۔ حکومت کا یہ خیال ہے۔ کہ حسن انتظام کی خاطر اور سند یافتہ استادوں میں بیکاری کو گھٹانے کی غرض سے ایسی تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔ کہ ہر درجہ کے سکولوں میں صرف سند یافتہ اور قابل مدرس رکھے جائیں۔ استادوں اور استانیوں کو تربیت دینے کی درس گاہوں کی ہر لحاظ سے ترقی جاری رہی اور ان کے نتائج اچھے رہے۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شدید محکمانہ تدابیر کے باوجود غیر سرکاری سکولوں میں مدرسین کی حالت ابھی تک غیر محفوظ چلی آتی ہے۔ تنخواہیں وقت پر نہیں دی جاتیں اور قواعد ملازمت کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کی خواہش ہے۔ کہ صاحب ڈائرکٹر ڈویژنل انسپکٹروں کو ہدایت کر دیں۔ کہ محکمانہ ضوابط و احکام کی صریح خلاف ورزیوں کی باقاعدہ اطلاع دیا کریں۔ تاکہ ان کے متعلق مناسب تعزیری کارروائی اختیار کی جا سکے۔

تعلیم نسواں

اس سالانہ رپورٹ کا ایک ازبس حوصلہ افزا پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں صوبہ ہذا میں لڑکیوں کی قابل تحسین تعلیمی ترقی کا ذکر ہے۔ لڑکیوں کے مدارس اور لڑکیوں کی تعداد میں بالترتیب ۱۱۲ اور ۱۱۴۲۱ کا خوش آیند اضافہ ہوا گویا فی مدرسہ لڑکیوں کی تعداد ۲.۰ تک پہنچ گئی گرلز سکولوں کے لئے سند یافتہ استانیوں کی تعداد کو بڑھانے اور پس ماندہ رقبوں میں ابتدائی سکولوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے متعلق سرگرم کوششیں جاری ہیں۔ نیز سررشتہ تعلیم نے دیہاتی حلقوں میں مزید تعلیمی سہولتیں بہم پہنچانے اور بہت سے ٹریننگ سکول کھول کر درس گاہوں کی صلاحیت کو بڑھانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

اسسٹنٹ انسپکٹرسوں کی تعداد بڑھا دینے سے زنانہ مدارس کی نگرانی کا کام موثر طریقہ سے ہو سکیگا۔ ضلع امرتسر میں مخلوط ابتدائی مدارس کے تجربہ کا نتیجہ دلچسپی سے دیکھا جائے گا۔

لڑکیوں کی تعلیم کے مستقبل کے لئے یہ ایک نیک فال ہے۔ کہ مقامی جماعتیں اس معاملہ میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔ گرل گائیڈ اور جونیئر ریڈ کراس تحریک نے بتدریج ترقی کی سکولوں میں طبی معائنہ اور علاج کا جو طریق نافذ کیا گیا ہے۔ والدین نے اسکے متعلق اظہار تشکر کیا ہے۔ اور تجویز ہے۔ کہ گرل سکولوں میں طبی معائنہ کو باقاعدہ اور مستقل بنا دیا جائے جہاں کہ اسکی اہمیت ظاہر ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کالجی تعلیم

کالجی تعلیم دینے والے اداروں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہ ہوا۔ بلکہ طلباء کی تعداد میں ۱۳۸ کی کمی واقع ہوگئی۔ جو اس قدر حقیر ہے کہ موجب تشویش نہیں ہوسکتی۔ کالجوں میں بلا تشخیص طلبا کا داخل ہوجانا ایک معاملہ ہے۔ جو ہمیشہ سنجیدگی کے ساتھ زیر غور رہا ہے۔ پیشہ ورانہ اداروں میں طلباء جس کثرت سے داخل ہوتے ہیں۔ وہ ان کی مقبولیت اور اچھی کارگذاری کا ثبوت ہے۔

پسماندہ جماعتوں کی تعلیم

یہ امر تسلی بخش ہے کہ پس ماندہ اقوام کے زیر تعلیم بچوں کی تعداد میں ۱۸۵۶ کا اضافہ ہوا۔ جس میں سے ۱۴۶۷ لڑکے اور ۳۸۹ لڑکیاں تھیں۔ فیس میں خاص مراعات اور وظائف دیئے جانے نیز علیحدہ مدارس کے بند کئے جانے اور ذات پات کی تمیز کے آہستہ آہستہ اٹھ جانے اور تعلیمی حکام اور مقامی جماعتوں کا خاص دلچسپی لینے کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ ان بچوں کے دلوں میں تعلیم کے لئے کشش پیدا ہوگئی ہے۔ امید ہے کہ ان پس ماندہ اقوام کی جماعتی اور تعلیمی اصلاح کے متعلق اسی قسم کی حوصلہ افزا مساعی سے کام لیا جائے گا

تعلیمی مصارف

لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے جو تعلیمی ادارے ہیں ان پر مختلف ذرائع سے جو خرچ ہوا۔ اس کی میزان زائد از دس لاکھ روپیہ کے اضافہ سے قریباً ۳ ۱/۴ کروڑ روپیہ تک پہنچ گئی اس میں سے ۵۰٫۵۷ فی صدی صوبائی آمدنی ۱۳٫۷۹ فی صدی مقامی جماعتوں ۲۵٫۴۱ فی صدی فیسوں اور ۱۰٫۰۵ فی صدی دیگر ذرائع سے پورا کیا گیا۔ خرچ فی کس لڑکوں کے سکولوں میں ۲۹ روپیہ اور گرلز سکولوں میں ۲۵ روپیہ تھا۔ اس میں سرکاری سرمایہ سے بالترتیب ۱۵ روپیہ اور ۱۲ روپیہ فی کس خرچ کئے گئے۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

اراضی سندھ کے لئے مزارعین کی فوری ضرورت

چونکہ خدا کے فضل سے سندھ میں ایک بہت بڑا رقبہ کاشت کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ جس کے لئے فوری طور پر مزارعان کی ضرورت ہے۔ لہذا احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً ہی اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں۔ ایسے احباب کہ جن کی تصدیق اور سفارش جماعت کے امراء کریں۔ اور وہ اپنی جائداد غیر منقولہ کا کچھ حصہ بقدر ضرورت ہمارے پاس اور رکھ دیں۔ ان کو ابتدائی اخراجات کے لئے شرائط کے بموجب ستر اسی روپے تک کی اعانت بھی کی جاسکتی ہے۔ تاکہ وہ وہاں اپنا کام چلاسکیں احباب بہت جلد اپنی درخواستیں دفتر تحریک جدید میں ارسال فرمادیں۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

قابل توجہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

جو موصی صاحبان اپنا حصہ آمد پوری تنخواہ پر نہیں دیتے۔ مثلاً بعد منہائی پراویڈنٹ فنڈ حصہ آمد دیتے ہیں۔ یا بعد منہائی قسط قرضہ حصہ آمد ادا کرتے ہیں۔ ایسے موصیوں کے متعلق مقامی عہدہ داروں کو فوراً دفتر ہذا میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ ہر موصی حصہ آمد سے پوری کوشش کرکے پوری تنخواہ پر حصہ آمد وصول کیا جائے۔ ملاحظہ ہو۔ فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء

سکرٹری مقبرہ بہشتی۔ قادیان

انجمن اردو پنجاب کا کامیاب مشاعرہ

انجمن اردو پنجاب کے مقاصد میں مشاعروں کے ذریعے سے اردو شعر و ادب کی اشاعت بھی شامل ہے۔ لیکن اب تک اس کا پروگرام زیادہ تر لیکچروں، مقالوں اور مختصر ادبی جلسوں تک محدود رہا تھا۔ کیونکہ مشاعروں کی نسبت ان چیزوں کو انجمن زیادہ مفید اور کارآمد سمجھتی ہے۔ مشاعرے بالکل رسمی چیز ہوکر رہ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عام طور پر ان میں بے شمار خامیاں ہوتی ہیں جنہیں دور کرنے کے لئے بہت توجہ درکار ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ فرسودہ غزلیہ شاعری کے مبتذل نمونے پیش کرنے کے بجائے مشاعروں میں ایسی نظمیں پڑھی جایا کریں۔ جن کا عوام کی زندگی کے ساتھ گہرا تعلق ہو۔

اسی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے "انجمن اردو پنجاب" نے اپنا پہلا مشاعرہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۷ء کی شام کو سات بجے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور کے ہال میں منعقد کیا۔ حسن اتفاق سے ہندوستان کے مایۂ ناز نامور شاعر اور "بادۂ مشرق" کے مصنف ساغر نظامی لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ میاں بشیر احمد صاحب "سکرٹری انجمن اردو پنجاب" نے صدارت کی تجویز پیش کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر میں حاضرین سے جناب ساغر کا تعارف کرایا۔ خان صاحب حکیم احمد شجاع صاحب نے تجویز کی تائید کی۔ اس کے بعد ساغر صاحب نے کارروائی شروع کی۔

تعطیلات کی وجہ سے کالج اور بعض دیگر ادارے بند ہونے کے باوجود شائقین کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان حضرات کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ خان بہادر نواب احمد یار خان دولتانہ رکن پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی، راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام وزیر ترقی و اصلاحات پنجاب۔ سید افضال علی حسنی رکن پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی سید امتیاز علی تاج۔ مسٹر رام پرشاد ناشاد گھوسلہ ایم۔ اے۔ آئی۔ ای۔ ایس (ریٹائرڈ)، مولانا غلام رسول شوق انسپکٹر ورنیکلر ایجوکیشن پنجاب۔ میجر عطاء الرحمن نصر اللہ خان عزیز رکن ادارہ "زمیندار" مسٹر سومناتھ لیکچرار دیال سنگھ کالج لاہور۔

نظم کے لئے "بہار" اور "ہندوستان کی پکار" کے موضوع مقرر کر دیئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ دیگر غیر مطبوعہ اور تازہ ترین کلام پڑھنے کی بھی اجازت تھی۔ چنانچہ "بہار" پر چار پانچ عمدہ نظمیں پڑھی گئیں۔ مندرجہ ذیل شعراء نے اپنا کلام سنایا۔

نذیر احمد صاحب ظفر۔ راجہ مہدی علی خان۔ پروفیسر شجاع احمد منعمی لیکچرار صادق ایجرٹن کالج بہاولپور، مرزا ابھینا خان مردی۔ حضرت طالب بدایونی۔ پروفیسر فیض احمد۔ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم مسٹر سراج الدین ظفر۔ نشتر جالندھری مسٹر حفیظ ہوشیارپوری۔ حکیم احمد شجاع خواجہ دل محمد صاحب۔ مولانا حامد علی خان

اخیر میں نواب احمد یار خان دولتانہ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اپنا کلام سنائیں۔ آپ نے ایک تازہ ترین سیاسی نظم سنائی۔ جس میں حالات حاضرہ کے متعلق حکومت اور کانگرس کا نقطۂ نظر دلکش مکالمے کی صورت میں پیش کیا گیا تھا۔ یہ نظم بہت پسند کی گئی۔ مشاعرہ برخاست ہونے سے پہلے صدر محترم نے اپنی تازہ ترین غزل سنائی۔ جو انہوں نے لاہور میں آکر لکھی تھی۔ سامعین کے پے درپے اصرار پر آپ نے بہت سی اور نظمیں اپنی مخصوص لَے میں سنا کر خراج تحسین وصول کیا۔ اخیر میں جناب صدر نے "انجمن اردو پنجاب" کی طرف سے شعراء اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ میاں بشیر احمد صاحب کی طرف سے جناب صدر کے شکریہ کے بعد ۹ ۱/۲ بجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بورڈنگ تحریک جدید قادیان

بقایا دار بورڈران تحریک جدید کے والدین یا سرپرستوں کو بار بار بقایا کی صفائی کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر توجہ نہیں فرماتے۔ اب چونکہ نئی جماعت بندی ہونے والی ہے۔ اور لڑکے اپنے اپنے گھروں کو گئے ہوئے ہیں۔ واپسی پر انکے ہاتھ بقایا اور -/۲۵ روپے زائد خرچ دو ماہ پیشگی روانہ کر دیا جائے۔ ورگرنہ ان کے لئے نئی جماعتوں کی ضروریات مثلاً کتب وغیرہ مہیا نہیں کی جاسکیں گی۔

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان

ایک قابل امداد احمدی بھائی

قاضی غلام حسین صاحب خطیب مسجد احمدیہ جھنگ ایک مخلص اور نیک آدمی ہیں اور جھنگ میں کھیسوں کی تجارت کرتے ہیں۔ میں نے خود ان کھیسوں کو دیکھا ہے نہایت خوبصورت۔ خوشنما۔ پائیدار اور مضبوط چیز ہے۔ قاضی صاحب سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب حسب ضرورت ان سے جھنگ کے کھیس منگوا کر ثواب حاصل کریں۔

تعارف

ہومیو پیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہوتی ہے دوا کا بیرونی استعمال کم ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے اپنے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ دیں۔ ایم ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

اشتہار نیلام

درمعاملہ جائداد لالہ ہرکشن لال دیوالیہ

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ایک عدد کوٹھی واقعہ نمبر ۱۷ انیر ڈیور روڈ لاہور جس میں قریباً چالیس کنال زمین ہے۔ بروز اتوار مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء بوقت دس بجے صبح سے شام کے چار بجے تک برسر موقعہ نیلام کی جائے گی۔ اور اختتام بولی پر بولی دہندہ سے بولی کا زرچہارم وصول کیا جائے گا۔

بقایا شرائط نیلام موقعہ پر سنائی جائیں گی۔ مزید تفصیل ہمارے دفتر سے صبح دس بجے سے شام کے چار بجے تک حاصل کی جاسکتی ہیں۔

حسب الحکم عدالت العالیہ لاہور

خواجہ نذیر احمد سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب و دہلی ۱۱۔اے ایبٹ روڈ لاہور

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنے ریٹ ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح باہر سے نئے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں وقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونو اگر جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ تو بہت فائدہ میں رہینگے اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے۔

قبروں کے کتبے

قیمت

عام حالت میں جبکہ نام عمر تاریخ وفات درج کرتی ہو۔ سائز (۱۰" x ۱۶") بیرون قادیان علاوہ مذکورہ بالا قیمت کے خرچہ ریل وغیرہ بذمہ خریدار آرڈر کے ساتھ نصف قیمت پیشگی آنی لازمی ہے کتبہ کا وزن عام طور پر پانچ سیر ہوتا ہے۔ اور بآسانی گاڑی میں بھیجا جا سکتا ہے۔

سفید۔ سیاہ۔ سبز۔ نیلے سرخ ہر رنگ میں سیمنٹ کے بنے ہوئے مضبوط پائدار کبھی نہ مٹنے والے حروف ہیں

بنوانیکا پتہ۔ کنکریٹ انڈسٹریز ہوزری روڈ قادیان

گارنٹی

۵۔۱۰ یا بیس سال کے بعد یا کبھی بھی کتبہ کے حروف مٹ جاویں تو قیمت ادا شدہ واپس کی جاوے گی آرڈر پر ہر سائز کا کتبہ طیار ہو سکتا ہے قیمت واجبی

38

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی؟ آپ جو چیز چاہیئے وہ یہ ہے یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیادی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے ہزار ہا سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے (ﷲ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ایک ضروری اطلاع الفضل ۸ مارچ کے ص۸ کالم اول میں شائع شدہ اعلان تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق گزارش ہے۔ کہ ہماری انجمن کا نام انجمن احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) ہے۔ نہ کہ محمود آباد اسٹیٹ (سندھ) خاکسار رحمت علی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ محمد آباد سٹیٹ

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور:۔ بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روزانہ (۱-۶ اونس) یعنی ۳ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے قیمت مکمل ایک ماہ کیلئے پانچ روپے محصول ۹ر

حب نوازی:۔ عورتوں کی جملہ امراض رحم بیقاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت آنا رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی۔ ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶ر

مفرح نوازی:۔ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ۔ خون صالح پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۴۲ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶ر

ملنے کا پتہ

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چار تمغے یافتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ دارالرحمت میں بعض بہت اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت

اس وقت اس محلہ کے شروع کے بلاکوں میں چند قطعات قابل فروخت ہیں۔ جو مسجد محلہ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ ڈاکخانہ۔ بڑے بازار۔ ہسپتال اور نصرت گرلز ہائی سکول و کالج کے بہت قریب واقع ہیں۔ ان کے محل وقوع اور شکل کو واضح کرنے کیلئے ذیل میں اس محلہ کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ جس میں تعمیر شدہ قطعات کا نشان × دیا گیا ہے۔ اس نقشہ کا پیمانہ ۲۰۰ فٹ فی انچ ہے۔ اور چند قطعات کو چھوڑ کر جن کی شکلیں مختلف ہیں۔ باقی ہر قطعہ کی شرقی اور غربی حدیں ۶۰-۶۰ فٹ کی ہیں۔ اور شمالی اور جنوبی حدیں ۷۵-۷۵ فٹ کی اور ایسا ہر قطعہ ایک ایک کنال کا ہے۔ ایسے ہر قطعہ کے دو طرف راستہ ہے۔ ایک شمال یا جنوب میں اور ایک شرقی یا غربی جانب۔ ان راستوں میں سے ترتیب وار ایک بیس فٹ کا آتا ہے۔ اور دوسرا دس فٹ کا اس وقت جو قطعات قابل فروخت ہیں۔ وہ مع نرخ حسب ذیل ہیں (۱) بلاک نمبر ۱ قطعات نمبر ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۹، ۳۰ فی مرلہ [illegible] (۲) بلاک نمبر ۱ قطعہ نمبر ۲۱ [illegible] فی مرلہ (۳) بلاک نمبر ۱ قطعہ نمبر ۳۲ [illegible] فی مرلہ (۴) بلاک نمبر ۳ قطعات ۳۴، ۳۶، ۳۹ [illegible] فی مرلہ (۵) بلاک نمبر ۴ قطعات ۳۶، ۳۸ [illegible] فی مرلہ

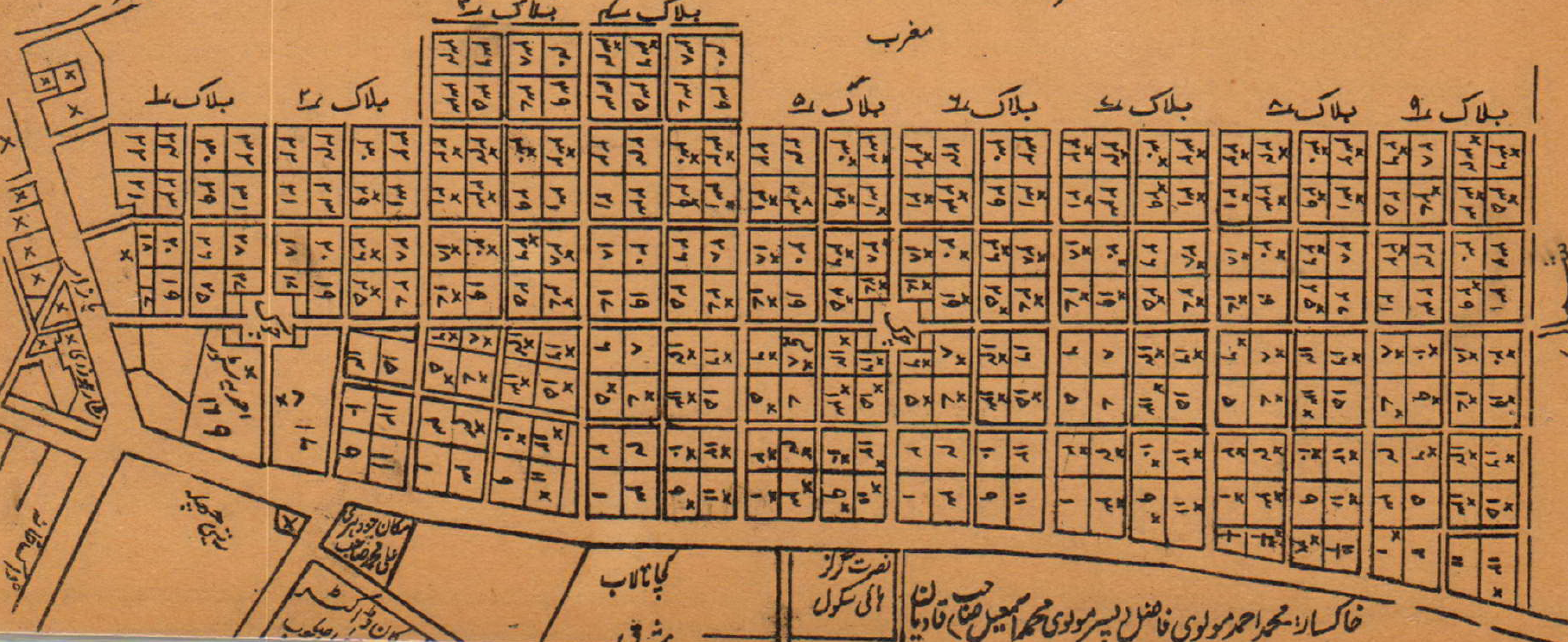

خاکسار محمد احمد مولوی فاضل پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۶ ؍اپریل۔ لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کی والدہ صاحبہ انتقال کر گئی ہیں

لنڈن ۶ ؍اپریل۔ جنوبی لنڈن میں ایک ریلوے سٹیشن کے باہر دو گاڑیوں کے تصادم کے نتیجہ میں ۷ آدمی ہلاک اور ۳۰ زخمی ہو گئے۔

لاہور ۶ ؍اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے رکن چوہدری کرشن گوپال دت نے وزراء کی تنخواہوں کے مسودہ قانون میں یہ ترمیم کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ ہر وزیر کی تنخواہ ۶ ہزار روپیہ سالانہ اور ۲۴۰۰ روپیہ الاؤنس مقرر ہونا چاہیئے۔

جبل پور ۶ ؍اپریل۔ پولیس نے چار نوجوانوں کو انقلابی سازش میں شریک ہونے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

برلن ۶ ؍اپریل۔ جرمنی کے ایک صوبہ میں حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ کوئی یہودی کسی صحت افزا مقام پر جا کر قیام نہ کرے اور نہ کسی صحت افزا کنارِ دریا پر جا کر ٹھہرے یا غسل کرے۔ ہوٹلوں میں ان کا جانا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ کوئی یہودی کسی ڈاکٹر سے ڈاکٹری علاج نہیں کرا سکتا

لنڈن ۶ ؍اپریل۔ ملک معظم کے جشن تاجپوشی کے موقع پر ملک معظم سلطنت کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کریں گے۔ اسکے بعد کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ اور دوسری نو آبادیات کے وزراء بھی اپنے پیغامات نشر کریں گے۔

بمبئی ۶ ؍اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی ان ہدایات کے پیش نظر کہ مسلم عوام کو کانگرس کی آغوش میں لایا جائے بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جو مسٹر کے ایف نریمان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس بات کی منظوری دی گئی۔ کہ اس کام کی تکمیل کے لئے فی الحال ۵۰۰ روپیہ صرف کیا جائے۔

ہنڈے ۶ ؍اپریل۔ ہسپانیہ کے باغیوں کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل صبح کوہ کاربیا پر سرکاری افواج سے لڑائی ہوئی جس میں سرکاری افواج کو شکست ہوئی اور باغیوں نے پہاڑ کی چوٹی پر اپنا جھنڈا لہرا دیا۔

میڈرڈ ۶ ؍اپریل۔ حکومت ہسپانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان تمام ہسپانیوں کو جو ملک سے باہر ہیں۔ اور جو فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔ واپس بلا لیا جائے تاکہ جنگ میں شریک ہو سکیں۔

ویلنشیا ۶ ؍اپریل۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ حکومت کے فضائی بیڑے نے باغیوں کے جنگی جہاز "ایسپانا" پر گولہ باری کی اور اسے بھگا دیا۔

لنڈن ۶ ؍اپریل۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ڈاکٹر مارٹن سفیر حبشہ مقیم لنڈن کے دو لڑکے جن میں سے ایک سب سے بڑا تھا۔ ادیس آبابا میں اس قتال کے دوران میں جو مارشل گریزیانی پر بم پھینکے جانے کے بعد کیا گیا۔ مار دئے گئے۔

لاہور ۶ ؍اپریل۔ "ٹریبیون" لکھتا ہے کہ ڈاکٹر عالم کانگرس میں دوبارہ شامل ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے کانگرس کے منشور عمل پر دستخط کر دئے ہیں۔ نیز بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر کے ایل گابا نے بھی کانگرس کے حلف نامہ پر دستخط کر دئے ہیں۔

نئی دہلی ۶ ؍اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یکم اور ۲ ؍اپریل کی درمیانی شب کو سرحدی قبائل نے ٹیلیگراف کی متعدد تاریں کاٹ دیں۔ نیز رزمک کے قریب فائر کئے۔ چند روز پیشتر اتمان زئی کے لوگوں نے فقیر اپی کو خط لکھا تھا جس میں سے اس سے درخواست کی تھی۔ کہ ان کے نمائندوں کو ملنے کی اجازت دی جائے۔ فقیر اپی نے جواب دیا۔ کہ مزید گفت و شنید سے پہلے مجھے اپنے ملاؤں اور رفقاء سے مشورہ کرنا چاہیئے معلوم ہوا ہے۔ کہ فقیر اپنے دائرہ اثر کو وسیع کرنے میں کوشاں ہے۔

لکھنؤ ۶ ؍اپریل۔ یوپی کی کابینہ کے شعبوں کی تقسیم حسب ذیل طور پر ہوئی ہے۔ نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم امن و قانون۔ نواب سر محمد یوسف لوکل سیلف گورنمنٹ۔ سر جوالا پرشاد سریواستو فنانس۔ راجہ صاحب سلیم پور تعلیم۔ راجہ مہیشور دیال سیٹھ ریونیو اور زراعت مہاراجکمار آف وزیانگرم جوڈیشل۔ راجہ آف تروا۔ پی ڈبلیو ڈی اور رسل و رسائل

پٹنہ ۶ ؍اپریل۔ موتی ہاری سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک قریبی گاؤں میں آتشزدگی سے تقریباً ۳۰۰ مکان جل کر راکھ ہو گئے۔ بہت سے مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور ۴ آدمی زخمی ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

بمبئی ۶ ؍اپریل۔ بمبئی اور سندھ پبلک سروس کمیشن کے ارکان کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سر شاہنواز خان بھٹو بھی ارکان میں شامل ہیں۔

امرتسر ۶ ؍اپریل۔ امرتسر میں مسجد کے انہدام کے متعلق خواجہ احمد صادق اگزیکٹو آفیسر اپنے ایک بیان میں لکھتے ہیں۔ کہ زیر بحث مسجد کے چبوترے کو اس کی پہلی حالت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جس سے فریقین میں مصالحت ہو گئی ہے گوردوارہ کا پلیٹ فارم بھی اسی وقت منہدم کر دیا گیا۔ اور معاملہ بخیر و خوبی طے ہو گیا۔

کراچی ۶ ؍اپریل۔ سندھ اسمبلی کا پہلا اجلاس ۲۷ ؍اپریل کو منعقد ہو گا۔ جبکہ گورنر سندھ ایوان میں تقریر کریں گے اور اس میں صدر اور نائب صدر کا انتخاب اور وزراء کی تنخواہوں سے متعلق بل پر غور و خوض ہو گا۔

پٹنہ ۶ ؍اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بہار میں وزارت کے شعبے حسب ذیل طریق پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ مسٹر محمد یونس وزیر اعظم تعلیم۔ جوڈیشل۔ جیل خانہ جات اور رجسٹریشن۔ کمار اجیت پرشاد سنگھ دیو۔ لوکل سیلف گورنمنٹ ایکسائز۔ میڈیکل پبلک ہیلتھ اور پبلک ورکس۔ نواب عبد الوہاب خان فنانس آبپاشی اور کامرس۔ مسٹر گورسہائے لال۔ ریونیو ڈیویلپمنٹ اور لیجسلیٹو۔

بمبئی ۶ ؍اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جمنا داس مہتہ فنانس و ریونیو منسٹر حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنی اڑھائی ہزار روپیہ تنخواہ خود نہ لیں۔ بلکہ یہ رقم خیراتی کاموں غرباء اور مزدوروں کی امداد میں صرف کی جائے۔

بمبئی ۶ ؍اپریل۔ جن صوبوں میں عارضی وزارتیں مرتب کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض صوبوں کی حکومتوں کی طرف سے یہ تجویز کی جا رہی ہے۔ کہ وہاں کی اسمبلیوں کے اجلاس غیر معمولی تاخیر سے منعقد کئے جائیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں کانگرسی حلقوں میں ایک زبردست ایجی ٹیشن کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔

نئی دہلی ۶ ؍اپریل۔ اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

امرتسر ۶ ؍اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۳ آنے سے ۴ روپے تک بساکھ ۳ روپے ۱۳ آنے اسوج ۳ روپے ۱۱ آنے ۱/۲۔ ۱ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۸ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۵ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک روئی ۱۸ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۵ آنے اور چاندی دیسی ۵۴ روپے ہے۔

لاہور ۶ ؍اپریل۔ کل مجلس اتحاد ملت کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پانی پت میں گولی چلنے کے حادثہ کی تحقیقات کے لئے ایک غیر سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ کمیٹی کے ارکان چہارشنبہ کو پانی پت روانہ ہو جائیں گے۔

لاہور ۵ ؍اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض

پرنٹر و پبلشر ... نے ... قادیان ... شائع کیا